رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام حسین کی عبادت

27-August-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا، جو حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے معلوم ہوا! دُرود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے

اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا الله، تُوْبُوْا اِلَى الله وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُحَرَّمُ الْحَرام کا مبارک مہینا تشریف لاچکا ہے، اس مبارک مہینے کو شہیدانِ کربلا بالخصوص اِمامِ عالی مَقام حضرت اِمامِ حُسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے ساتھ ایک خاص نسبت حاصل ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم امامِ حسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے تقویٰ و پرہیز گاری، صدقہ و خیرات، فضائل و مناقب، شان و عظمت، آقا کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی آپ سے محبت اور

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بالخصوص (Specially) آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی عبادت کا ذوق وشوق، عبادت کے واقعات سُنیں گی۔

آیئے! سب سے پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

محبتِ امامِ حسین کا اجر

حضرت علامہ عبدُ الرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عَمۡرو بن لَیۡث کے سامنے اس کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، عَمۡرو بن لَیۡث نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑا اور دل ہی دل میں کہنے لگا، اے کاش! حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان و شوکت اور ساری فوج کو ان پر قربان کر دیتا۔ اس زمانے کے کسی ولی کو خواب میں، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَمۡرو بن لَیۡث سے کہہ دو کہ اس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے ارادے کو قبول کر لیا ہے، اللہ کریم تمہیں اس ارادے اور اس خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے عَمۡرو بن لَیۡث کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جھوم اُٹھا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ (بستان الواعظین، مجلس في فضل يوم عاشوراء وماجاء فيه، ص ۲۴۰ ملتقطا)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ جو خوش نصیب اپنی شہرت اور مقام و مرتبے کی پرواکئے بغیر صرف دل میں رِضائے الٰہی اور رضائے مُصۡطَفٰے حاصل کرنے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نسبت و شرافت کے سبب حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرے، اپنے دل میں ان کی خدمت کرنے کی تمنا بسائے تو اس خوش قسمت پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا

ضرور کرم ہوتا ہے جیسا کہ بیان کردہ واقعے میں ہم نے سنا کہ اپنے ایک غلام کے خواب میں تشریف لاکر عَمْرو بن لَیث کے لئے خوشخبری ارشاد فرمائی اوراس کے دل میں آنے والے خیال(Opinion) کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔اس کے علاوہ عَمْروبن لَیث پر محبتِ امامِ حُسین کے سبب مزید اور کیا فضل و کرم ہوا، آیئے! سنتی ہیں، چنانچہ

محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہوگئی

خُراسان کے حاکم عَمْروبن لَیث کوانتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا:اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیامعاملہ فرمایا؟اس نے کہا:اللہ کریم نے مجھے بخش دیا،پوچھا کس سبب سے؟اس نے کہا:ایک مرتبہ میں پہاڑ سے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر خوش ہورہاتھاتو میں نے تمنا کی کاش!میں اُس وقت میدانِ کربلا میں ہوتا،جب یزیدی لشکر امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور دیگر اہلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اجمعین پر ظلم و ستم کررہے تھے تو میں آپ کی کچھ خدمت کرسکتا۔توربِّ کریم نے اِسی نیت کے سبب میری مغفرت فرما دی۔(مدارج النبوت،باب نہم ذکر حقوق آنحضرت،۱/۳۰۵ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے کہ جو مسلمان اپنے دل میں محبتِ اہلِ بیت کو بسالیتاہے وہ دنیاو آخرت کی برکتوں سے حصہ پالیتاہے کیونکہ اَہلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اجمعین سے محبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا۔اَہلِ بیتِ کرام کی محبت دنیاو آخرت کی بے شمار بھلائیاں پانے اور شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے،جیسا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:جووَسیلہ حاصل کرنا چاہتاہے اور یہ چاہتاہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی

خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔ (برکاتِ آل رسول، ص ۱۱۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اَہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بالخصوص حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال کر ان کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کریں، اِن مقدّس ہستیوں کا نہایت اَدب واِحترام کریں، ان کی خُوشی کو اپنی خُوشی اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھیں، ان سے دِل وجان سے محبت کریں، کیونکہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضراتِ حسنینِ کریمین سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، چنانچہ

حضراتِ حسنینِ کریمین سے محبت

حضرت ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ اِن سے محبت کرتے ہیں؟ حسنین کے نانا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں، حالانکہ یہ میرے دو (2) پھول ہیں جن کی مہک میں سونگھتا ہوں۔ (معجم کبیر، ۱۵۵/۴، حدیث: ۳۹۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربِّ کریم نے حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بہت سی خصوصیات اور شان و عظمت سے نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت و ریاضت اور تقویٰ وپرہیز گاری کے واقعات سننے سے پہلے آپ کا مختصر ذکرِ خیر اور تعارف (Introduction) سنتی ہیں، چنانچہ

نواسۂ رسول کا مختصر تعارف

☆حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پیدائش 5 شعبان 4 ہجری کو مدینے شریف میں ہوئی۔☆ آپ کا نام نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا۔☆ آپ کی کُنیت " ابو عبدُاللہ " اور لَقب " سِبطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (یعنی نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے) " اور "رَیحَانَۃُ الرَّسُوْل" (یعنی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے۔☆ آپ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔(سیر اعلام النبلاء، الحسین الشھید...الخ، ۴/۴۰۲-۴۰۴ ملتقطا) ☆ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کان میں اذان دی۔(کنز العمال، حصہ:۱۶، ۸/۲۵۲، حدیث:۴۵۹۹۳) ☆ آپ نہایت سخی اور نیک خصلت تھے ۔☆ آپ نے کئی حج پیدل کئے۔ حضرت مُصعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مدینے شریف سے پیدل چل کر (25) حج کئے۔(اسد الغابۃ، رقم:۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸ ماخوذا) ☆ آپ نے رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اپنے والدِ ماجد اَمیرُ المؤمنین حضرت علی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے علمِ دین کا بہت سا خزانہ پایا۔☆ آپ کی علم سے بھرپور گُفتگو (Discourse) ایسی دلکش ہوتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی کہ آپ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم وحِکمت کے خزانے لُٹاتے ہی رہیں۔☆ آپ نے اپنے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اَحادیث سُنیں اور بیان کیں۔☆ آپ کا مستقل عِلمی حلقہ لگتا جس میں آپ لوگوں کو شرعی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔☆ آپ کی شہادت 10 محرم الحرام 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں ہوئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ حُسین کی عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا! آپ ہر وصف میں اپنی مثال آپ تھے، لیکن یہ اوصاف آپ کو اپنے ہی گھر سے تربیت میں ملے تھے۔ آپ کا گھرانہ وحی و اِلہام کا مرکز اور علم و عرفان کا چشمہ تھا، رشکِ کائنات اور مرکزِ تجلیات تھا، آپ کا گھرانہ عبادت و ریاضت اور سخاوت کا مرکز تھا، آپ کا گھرانہ زُہد و تقویٰ اور پرہیز گاری کا سرچشمہ تھا، غریبوں کی حاجت روائی اور غم کے ماروں کا سہارا تھا، آپ کو تو بچپن میں تعلیم و تربیت کا ایسا بابرکت نورانی وروحانی ماحول نصیب ہوا کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود سے تربیت ملی اور حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خاص فیضان عطا ہوا، یہی وجہ تھی کہ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ علم و فضل میں یکتا تھے، اِیثار و توکُّل والے تھے، بہادری میں بے مثال تھے، تقویٰ و پرہیز گاری کے مالک تھے، صدقہ و خیرات کے بے مثال نمونہ تھے، ہر حال میں صبر و شکر کے عادی تھے، بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، عبادت و رِیاضت کی کثرت کرنے والے تھے، فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نفل عبادت اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کے شوقین تھے، یہاں تک کہ بہت سی روایتوں میں آپ کی عبادت و ریاضت، نفل نمازوں اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا تذکرہ ملتا ہے۔

آیئے! آپ کی عبادت کے متعلق (2) روایات سنتی ہیں، چنانچہ

نمازو روزے کے پابند

1. علامہ ابنِ اثیر جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **كَانَ الْحُسَيْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاضِلًا كَثِيْرَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْخَيْرِ جَمِيْعِهَا** یعنی حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثرت سے نماز پڑھتے، روزہ

رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔(اسد الغابۃ، رقم:۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸)

2. آپ کے شہزادے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بیان فرمایا: میرے والدِ گرامی حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ دن اور رات میں ہزار(1000) رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔(عقدالفرید، باب من کلام الزھاد وأخبار العباد، ۳/۱۱۴ مختصرا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ حضرت **امامِ حسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عبادت کا کس قدر ذوق و شوق رکھتے تھے، فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے، کثیر نوافل ادا کرتے تھے، کثرت سے صدقہ و خیرات کرتے تھے، نیک اعمال بجالاتے تھے، حج کی دائیگی کے شوقین تھے۔ اَلْغَرَض! حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی زندگی کے دن رات ربِّ کریم کی فرمانبرداری اور عبادت و ریاضت میں گزارتے اور کوئی لمحہ (Moment) فضولیات میں نہ گزارتے بلکہ ہر وقت دل یادِ خدا میں مصروف رہتا تو زبان ذکرِ خُدا سے تَر رہتی، گویا آپ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر حالت میں اور ہر وقت ربِّ کریم کا ذِکر کرتے، خصوصاً نماز کی ادائیگی کا بے حد خیال فرماتے اور بڑے ذوق و شوق سے نماز ادا فرماتے، کیونکہ نماز کی تعلیم تو بچپن ہی میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل ہوئی تھی، یہ تربیتِ مصطفے کا ہی فیضان تھا کہ آپ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی بہت زیادہ کثرت فرماتے تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! قُربان جایئے! نواسئہ رسول **حضرت امامِ حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عبات و ریاضت کے ذوق و شوق پر کہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، بلند مرتبہ صحابی ہیں، اَمیرُ المؤمنین حضرت علی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہ

عَنْہ کے شہزادے ہیں، حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، مالکِ جنت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، اَہلِ بیتِ مُصطفٰے میں شامل ہیں اور اہلِ بیتِ کرام کی شان یہ ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۱۸۹/۲، حدیث:۱۵۰۵)

حضرتِ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابۂ کرام میں شامل ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان یہ ہے کہ رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پہاڑ بھر سونا خیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔" (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لوکنت متخذا خلیلا، ۵۲۲/۲، حدیث: ۳۶۷۳)

ان تمام فضائل کے باوجود حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا حال یہ ہے کہ فرائض کے ساتھ ساتھ نفل عبادت کی کثرت فرمارہے ہیں۔ اب ذراہم اپنے بارے میں غور کریں کہ کیا ہم فرض نماز بھی پڑھتی ہیں؟، فرض روزے بھی رکھتی ہیں؟، زکوٰۃ اس کے شرعی اُصولوں کے مطابق دیتی ہیں؟، اللہ پاک کو راضی کرنے والے کاموں پر عمل کرکے زندگی گزار رہی ہیں؟ طاقت ہونے کے باوجود شرعی اُصولوں کے مطابق فرض حج بھی کیاہے کہ نہیں؟ افسوس! ہماری تو فرض نمازوں کے معاملے میں سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، کانوں میں اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کی مصروفیات کا بہانہ بناکر یا پھر سُستی کی وجہ سے نماز قضا کرڈالنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسی منہ پھٹ ہوتی ہیں کہ جب اُن کو دِین کا درد رکھنے والی کوئی اسلامی بہن

سمجھاتے ہوئے نیکی کی دعوت دے اور نماز پڑھنے یا قضا نمازیں ادا کرنے کی ترغیب دِلائے تو کہتی ہیں: **"اِنْ شَآءَاللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کریں گی یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کریں گی۔"** یوں کسی قسم کی شرم و جِھجک کئے بغیر بڑی بہادری کے ساتھ **مَعَاذَاللہ** اس بات کا گویا اِقرار کر رہی ہوتی ہیں کہ ہم نمازیں چھوڑنے کا یہ گناہ جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مسلسل جاری رکھیں گی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے گھروں میں اِتِّفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے برکتی کی وجہ سے پریشان (Worried) ہے، ہر ایک دوسرے سے ناراض نظر آتی ہے، کہیں والدین اپنی نافرمان اولاد سے بیزار ہیں، تو کہیں بھائی بہنوں کے درمیان نااِتِّفاقیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

بچوں کی اچھی تربیت کریں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ پاک اور اس کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل چھوڑ کر دن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہو گئی ہیں، نہ صرف خُود نمازوں سے دُور ہوئیں بلکے ہمارے بچے اور گھر والے بھی نمازوں سے دُور ہوتے جا رہے ہیں اور ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتیں، انہیں نمازوں کا ذہن بھی نہیں دیتی، حالانکہ ہمیں بچوں کی اچھی تربیت کرنی اور بچپن ہی سے انہیں نمازوں کا ذہن دینا چاہئے۔

یاد رکھئے! اگر بچوں کو بچپن ہی میں ناجائز و حرام کاموں سے بچا کر ان کی اچھی تربیت پر توجہ دی جائے تو دنیا و آخرت میں کامیابی ان کا مقدر بنے گی، جیسا کہ حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بچپن میں اچھی تربیت ہوئی تو آپ بے شمار خوبیوں والے ہو گئے، لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں کہ کل بروزِ

قیامت اس بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/۴۰۰، حدیث: ۸۶۶۲)

والدین پر اولاد کے جو حقوق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے بیان فرمائے ہیں، ان میں سے چند حقوق پیشِ خدمت ہیں: (1) زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر پورا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّااللہُ پھر پورا کلمۂ طیبہ سکھائے۔ (2) جب تمیز آئے اَدب سکھائے، کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، اُستاذ اور دُختر (یعنی بیٹی ہے تو اس) کو شوہر کے بھی اِطاعت کے طُرُق (یعنی طریقے) و آداب بتائے۔ (3) قرآنِ مجید پڑھائے۔ (4) استاذ نیک، مُتَّقِی، صحیح العقیدہ، سِنّ رسیدہ (بڑی عمر والے) کے سِپُرد (حوالے) کردے اور دُختر (بیٹی) کو نیک پارسا (پاک دامن) عورت سے پڑھوائے۔ (5) بعد ختمِ قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔ (6) عقائدِ اسلام و سنّت سکھائے کہ لوحِ سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے (یعنی چھوٹے بچے فطرتِ اسلام پر پیدا کیے گئے ہیں یہ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا) اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا۔ (7) حضورِ اقدس، رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان و عینِ ایمان ہے۔ (8) حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے آل و اَصحاب و اولیاء و عُلَما کی محبت و عظمت تعلیم کرے کہ اصلِ سنّت و زیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے۔ (9) سات برس (7 Years) کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردے۔ (10) علمِ دِین خُصوصاً وُضو، غُسل، نماز و روزہ کے مَسائل، تَوَکُّل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تواضع (عاجزی)، اَمانت،

صِدْق (سچائی)، عدل (انصاف)، حیا، سلامتِ صُدُور و لسان (یعنی سینوں اور زبان کی سلامتی) وغیرہا خوبیوں کے فضائل، حِرْص و طَمَع (لالچ)، حُبِّ دُنیا (دنیا کی محبت)، حُبِّ جاہ (عزت و شہرت کی محبت)، رِیا (دکھلاوا)، عُجب (اپنے آپ کو بہتر سمجھنا)، تکبُّر، خِیانت، کِذب (جھوٹ)، ظُلم، فحش (بے حیائی کی باتیں اور کام)، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا بُرائیوں کے رَذائل پڑھائے۔ (11) خاص پسر (یعنی بیٹے) کے حقوق سے یہ ہے کہ اسے لکھنا، پیرنا (یعنی کسی فن میں ماہر ہونا)، (12) سورۂ مائدہ کی تعلیم دے۔ (13) خاص دُختر (یعنی بیٹی) کے حقوق سے یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ اِلٰہیہ جانے، اسے سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے اور سورۂ نور کی تعلیم دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۲ تا ۴۵۵ ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! اگر ہم نے اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش نہ کی اور ان کو نماز، روزے کا پابند نہ بنایا تو قیامت کی رُسوائی (Disgrace) کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصان یہ ہوگا کہ یہ بڑے ہو کر ہماری بات نہیں مانیں گے، ہمیں آنکھیں دکھائیں گے اور آئے دن ہماری پریشانیوں میں اضافے کا سبب بنتے رہیں گے لیکن اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا جذبہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کثرتِ عبادت کا ذوق و شوق تھا اور آپ کثرت سے نوافل ادا فرماتے تھے، اسی طرح آپ کو کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بھی بہت ہی زیادہ شوق تھا، آیئے! آپ کی کثرت سے تلاوتِ قرآن کے متعلق سنتی ہیں، چنانچہ حضرت اِمام شَعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ یَتَخَتَّمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَان** یعنی میں نے

دیکھا کہ حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ رَمضانُ المبارک میں مکمل قرآنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، الحسین بن علی، ۴/۴۱۰)

قرآن کے باعمل عالِم

حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قرآن کے عالِمِ باعمل، تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر، خوفِ خُدا رکھنے والے اور صاحبِ سخاوت تھے۔ (شہادت نواسہ سید الابرار، ص ۴۷۳ ملخصاً)

تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی قرآنِ کریم اور نمازوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ 9 مُحَرَّمُ الْحَرام کو جب یزیدیوں کے ساتھ صلح کی اُمید ختم ہوگئی تو آپ نے اپنے بھائی سے فرمایا: کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخّر ہوجائے اور آج کی رات ہمیں عبادتِ الٰہی کے لئے مل جائے تو بہتر ہے۔ اگر موقع مل جائے تو آج کی رات نماز، دعا اور اِسْتِغْفَار میں گزاریں کیونکہ مجھے ربِّ کریم کی رضا کے لئے نماز اور تلاوتِ قرآن سے محبت ہے اور کثرت کے ساتھ دعا اور اِسْتِغْفَار میرا معمول ہے۔ (الکامل فی التاریخ، ۳/۴۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی عبادات کے واقعات سُن رہی تھیں، جس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرائض و واجبات کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل نمازیں ادا کیا کرتے تھے، اسی طرح آپ کثرت سے صدقہ و خیرات بھی کرتے، غریبوں اور مسکینوں کی مدد بھی کرتے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ آپ تو اَہلِ بیت عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے سخی گھرانے کے چشم و چراغ

(Son) ہیں، لہٰذا سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہتے، آپ کی ذات میں صَدَقہ وخَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسا اَوقات تو اپنی ضروریات کو مسلمانوں کی ضرورت پر بھی قُربان کر دِیا کرتے تھے، چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگ دستی اور محتاجی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ (حِصَّہ) آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رُخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار (1000) دِینار کی پانچ (5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ نُمائندے نے عرض کی: حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے معذرت بھی فرمائی کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ (کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتهم من اهل البیت، ص۷۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے **دو باتیں** معلوم ہوئیں:

(1) حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ صدقہ و خیرات کرنے اور غریبوں، تنگدستوں، محتاجوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے کے عادی تھے جیسا کہ ابھی ہم نے سُن کہ آپ نے ساری رقم فوراً اس غریب و محتاج کو عطا فرما دی، مگر افسوس! اب ہم کنجوسی سے کام لیتے ہوئے صَدَقہ و خَیرات کرنے کے معاملے میں سُستی کرتی ہیں، اگر کوئی حاجت مند اسلامی بہن آ بھی جائے تو شکوے شکایات کا ڈھیر لگا کر جھوٹ کا سہارا لیتے

ہوئے اس کی مدد نہیں کرتیں، بالفرض اگر کبھی کسی اسلامی بہن کی مدد کرنے کی توفیق مل بھی جائے تو عزت و شہرت کی محبت اور ریاکاری کی آفت میں مُبْتَلا ہو کر اپنی واہ واہ کروانے جیسی بُری عادت میں مُبْتَلا ہونے کی خواہش جوش مارتی ہے۔

یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے بظاہر تو مال میں کمی واقع ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں برکت ہی برکت ہوتی ہے، جیسا کہ

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

نبیِّ آخر الزماں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: **مَانَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَۃٍ** یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۶۱۹، حدیث: ۲۲۷۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک سُن کر اُمید ہے اس وسوسے کی کاٹ ہوگئی ہوگی کہ صدقہ دینے سے مال کم پڑجاتا ہے، لہٰذا جب بھی موقع ملے، کم کی گنجائش ہو یا زیادہ کی ہمیں صدقہ دینے کے معاملے میں کنجوسی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔

دوسری بات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعے سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی! حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عاجزی و اِنکساری کے پیکر تھے، تبھی تو تھوڑی سی تاخیر ہونے پر اس شخص سے معافی مانگی، حالانکہ آپ کے لئے معافی مانگنا ضروری نہیں تھا، جبکہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو عاجزی و اِنکساری تو دُور کی بات ہے ہم غلطیاں (Mistakes) کرنے کے باوجود بھی معافی نہیں مانگتیں۔ بعض اسلامی بہنیں ہٹ دھرمی کرتے ہوئے یوں کہتی سنائی دیتی ہیں کہ **ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ**

بدمعاش ہیں، جو ہم سے جھگڑا کرے گی ہم اس کو نہیں چھوڑیں گی، جو ہمیں ایک بات سُنائے گی، ہم اُسے 10 باتیں سُنائیں گی، جو ہمیں تکلیف پہنچائے گی، ہم اس کا جینا حرام کردیں گی، جبکہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن تو بدتمیزی کرنے والوں کے ساتھ بھی اچھے اَخلاق سے پیش آتے تھے، غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی معافی مانگ لیتے تھے، گالیاں بکنے والوں کو بھی دعائیں دیتے تھے، دل دُکھانے والوں کے ساتھ بھی معاف کرنے والا معاملہ کرتے تھے، ایک طرف تو ان اللہ والوں کا کردار ہمارے سامنے ہے جبکہ دوسری جانب ان لوگوں کا حال ہے جو بِلاوجہِ شرعی لوگوں کا دل دکھاتے ہیں، جان بوجھ کر لوگوں کو تکلیفیں دیتے ہیں، لوگوں کی غیبتیں کرتے ہیں، ناحق لوگوں کی چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں، ہنسی مذاق کرنے والوں کو گالیاں دیتے ہیں، لوگوں سے بدلہ لینے کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ وغیرہ

لہٰذا وہ لوگ جو ان آفات میں مبتلا ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان بُری عادات کو چھوڑ کر بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلیں، معافی، بُردباری، برداشت اور عاجزی و انکساری کی عادات کو اپنائیں، کیونکہ عاجزی وانکساری کی عادات رکھنے والے لوگ سب کے پسندیدہ بن جاتے ہیں جبکہ تکبُّر اور بات بات پر لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار ہو جانے والوں سے لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں، لہٰذا تکبر سے پیچھا چھڑائیے، عاجزی اپنائیے اور عاجزی کا ذہن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو مضبوطی سے تھام لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! ساداتِ کرام کی تعظیم کے بارے میں چند آداب سُننے

کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بَیْت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم) میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلُوک کرے، میں قِیامت کے دن اِس کا بَدلَہ اُسے عطا کروں گا۔ (جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) (2) فرمایا: جو حضرت عَبۡدُ الۡمُطَّلِب کی اَوْلاد میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں بھلائی کرے اُس کا بدلہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ قِیامت کے دن مجھ سے مِلے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆سادات ِکرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۷) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۷) ☆مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔ (اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہٖ... الخ، ص ۵۲: الجزء: ۲)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۸) ☆تعظیم کیلئے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۱۴) ☆جو واقع (حقیقت) میں سیِّد نہ ہو اور جان بوجھ کر سیّدہ بنتی ہو وہ لعنت کی گئی ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۱۶ بتغیر) ☆اگر کوئی بد مذہب سیِّدہ ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پَہُنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۷ بتغیر) ☆سادات کی تعظیم حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳، ماخوذاً)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۸) ☆اُستانی بھی سیِّدہ کو مارنے سے پرہیز کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴ بتغیر)